بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۷ / منگل ۹ صفر ۱۴۰۴ ہجری ۱۵ نبوت ۱۳۶۲ ہش ۱۵ نومبر ۱۹۸۳ء / نمبر ۲۵۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

کے متعلق تازہ اطلاع

(مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۸۳ء)

عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے لیکن ٹانگوں میں تکلیف بہت زیادہ ہے چلا نہیں جاتا۔"

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین

دنیا میں طمانیت پیدا کرنے کا ذریعہ یہی ہے کہ اس سے خالق کی طرف بلایا جائے

احمدیت ایک زندہ حقیقت ہے۔ ایک وقت آئے گا کہ دنیا رو رو کر حضرت مسیح موعودؑ کے احسانات کو یاد کرے گی

جو احمدی خلافت احمدیہ سے اخلاص کا تعلق رکھتا ہے اللہ تعالیٰ خود اسکے ایمانی تقویت کے سامان پیدا کرتا رہتا ہے

صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے حضور کے اعزاز میں دیئے گئے استقبالیہ سے حضور ایدہ اللہ کا خطاب

(قسط دوم۔ آخری)

ربوہ: ۱۰ نبوت / نومبر۔ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سنگاپور کے دورہ کے حالات بتاتے ہوئے وہاں کے احمدی مردوں عورتوں اور خصوصاً نوجوانوں میں رونما ہونے والی خوشکن تبدیلیوں کا ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا سنگاپور کی احمدی خواتین اور مردوں کے علاوہ نوجوانوں میں بھی میں نے جلد جلد رونما ہونیوالی خوشکن تبدیلیاں محسوس کیں جب پہلا رابطہ نوجوانوں سے ہوا تو انکی آنکھوں میں نمایاں اجنبیت پائی جاتی تھی مگر چند ہی دن میں یہ کیفیت عاشقانہ رنگ میں ڈھل گئی اور ایسی حیرت انگیز تبدیلی پیدا ہوئی جس کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ انکی عبادت سے اخلاص کا ایک نیا رنگ صاف جھلکتا محسوس ہوتا تھا۔

حضور نے فرمایا وہاں کے احباب جماعت کی روحانیت جلا پا رہی ہے لیکن اس روحانیت کو کسی نہ کسی رنگ میں کام میں لانا پڑیگا اس پہلو سے وہاں بہت گنجائش موجود ہے وہاں کی مجلس خدام الاحمدیہ سے تفصیل سے باتیں ہوئیں ان کو بتایا گیا کہ اگر ایک راستہ بند ہو تو آگے کیسے جانا ہے اور جب بات انکی سمجھ میں آگئی تو انکی آنکھوں میں ایسی چمک آگئی کہ لگتا تھا کہ ارادہ عمل میں ڈھلنے کیلئے اچھل رہا ہے۔ اس ضمن میں لجنہ نے تو کام بھی شروع کر دیا ہے۔ خدام کی کیفیت کا بھی اندازہ یہی ہے کہ لجنہ سے پیچھے نہ رہیں گے

حضور نے فرمایا سنگاپور میں مجھے یہ دیکھ کر دکھ اور تعجب ہوا کہ نہ وہاں کے احمدیوں نے اور نہ غیر احمدی مسلمانوں نے وہاں کی چینی آبادی کی طرف کوئی توجہ دی حالانکہ عیسائیوں نے ان کو اپنے مذہب میں داخل کرنے کے لئے بڑی کوششیں کی ہیں۔ جماعت احمدیہ کو غیر احمدی مسلمانوں میں کام کرنے کے لئے اگرچہ مشکلات ہیں اور اب تو عالمی سطح پر جماعت کی مخالفت بڑے منظم رنگ میں شروع ہو گئی ہے۔ لیکن وہاں کے احمدیوں نے یہ نہ دیکھا کہ چینی قوم کا میدان خالی پڑا ہے۔ یہ قوم سکون حاصل کرنے کے لئے مارشل آرٹس اور کلچر کے نام پر بے معنی باتوں میں الجھی ہوئی ہے۔ بے قراری ان کی زندگی میں نمایاں ہے۔ اس کا علاج اسلام کی روحانیت ہے۔ اس کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں، اللہ کا پیار قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ دنیا میں یہی طمانیت کا ذریعہ ہے کہ دنیا کو اپنے خالق کی طرف لایا جائے اور غیر قوموں سے روحانیت کے ذریعے تعلق قائم کیا جائے۔

حضور نے فرمایا میں نے محسوس کیا ہے کہ دنیا کو یہی چیز اسلام کی طرف مائل کرے گی۔ اپنے عملی نمونہ سے یہ بتانا پڑے گا کہ فلاں شخص باخدا ہے اور دنیا کے عام لوگوں اور اس میں یہ فرق ہے۔ حضور نے فرمایا میرے سارے سفر کا ماحصل یہ ہے کہ چونکہ دنیا مادیت کی طرف تیزی سے جھکتی چلی جا رہی ہے اسی لئے ہمارے ساتھ مقابلے کی فیلڈ ٹھنڈی ہو جا رہی ہے۔ اب دنیا سے ہمارا مقابلہ کسی دلیل پر نہیں ہوگا بلکہ اس بات پر ہوگا کہ خدا

(باقی صفحہ ۵ پر)

اخبار احمدیہ

● خاکسار اپنی اہلیہ صاحبہ کی دوسری آنکھ کا اپریشن کرنے کی غرض سے انہیں لاہور لایا ہے۔ ۳، ۴ دنوں تک ہسپتال میں بغرض اپریشن داخل کرا دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ بابرکت سامانوں اور اپریشن کی کامیابی کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (فتح محمد خان

حال ۱۱۴۔ شاہ ولی اللہ روڈ جوہر والا چوک نیو سمن آباد لاہور ۲۵)

میرے بیٹے عزیزم مرزا شاہد احمد مسعود کا اپنڈکس کا آپریشن ۶/۱۱/۸۳ کو فضل عمر ہسپتال میں ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب نے کیا۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گیا احباب عزیز کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کریں۔

(مرزا مسعود احمد۔ بلاس منزل۔ ربوہ)

● مکرم نصیر احمد قمر صاحب ابن مکرم بشیر احمد قمر صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۸۳ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام "قانتہ نرگس" رکھا۔ احباب کرام سے نومولودہ کی صحت درازی عمر اور خادمہ دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

● خاکسار کے والد محترم عرصہ پانچ ماہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری تشویشناک حد تک بڑھ گئی ہے۔

احباب سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(نذیر احمد خادم معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جماعت احمدیہ کا ۹۱ واں جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعت احمدیہ کا ۹۱ واں سالانہ جلسہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ فتح ۱۳۶۲ ہش (دسمبر ۱۹۸۳ء) بروز سوموار، منگل، بدھ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ احباب اس بابرکت جلسہ میں شمولیت کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

(سلطان محمود انور

ناظر اصلاح وارشاد

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۰ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۹ صفر المظفر ۱۴۰۴ھ
۱۵ نبوت ۱۳۶۲ ہش

روحانی حیات اور اس کی ایک بیّن علامت

جب دنیا میں کسی مامور من اللہ کی بعثت ظہور میں آتی ہے تو اُس وقت لوگوں کی حالت بالعموم دنیا اور اس کے مرغوبات میں حد سے زیادہ انہماک کی وجہ سے کالمیت ہوتی ہے۔ یعنی ان پر روحانی موت مسلط ہوتی ہے۔ مامور من اللہ کا ایک عظیم الشان کارنامہ یہ ہوتا ہے کہ جو لوگ اس پر ایمان لاکر ہدایت کی راہ اختیار کر لیتے ہیں وہ ان کی تربیت کر کے اور خدا تعالےٰ سے ان کا زندہ تعلق قائم کرا کے انہیں روحانی حیات سے ہمکنار کر دکھاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو عطا ہونے والی اس روحانی حیات کی ایک علامت کا ایک تمثیل کے رنگ میں ذکر کیا ہے۔ فی الوقت روحانی حیات کی اس علامت کی طرف توجہ دلانا ہمارے مدّنظر ہے۔

اللہ تعالےٰ نے روحانی حیات کی اس خاص علامت کا ذکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعات کے ضمن میں کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے جب ایک مشرک قوم کو توحید کا درس دینے اور اسے خدا تعالےٰ کے آستانہ پر جھکانے اور عبودیت کے مقام پر فائز کرنے کی غرض سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تو وہ قوم اپنی مادہ پرستی کی وجہ سے روحانی طور پر بالکل مردہ ہو چکی تھی۔ حضرت ابراہیم نے اس بات پر پختہ ایمان کے باوجود کہ احیاء موتیٰ کا معجزہ ضرور ظاہر ہوگا اپنے قلبی اطمینان کے لئے خدا تعالےٰ کی جناب میں استغفار کے رنگ میں یہ عرض کیا کہ اے میرے رب یہ معجزہ ظاہر کس طرح ہوگا تو اس مُردہ قوم کو زندہ کس طرح کرے گا اور یہ کیسے پتہ لگے گا کہ فی الحقیقت یہ قوم روحانی طور پر زندہ ہو گئی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ایک نہایت ہی لطیف مثال کے ذریعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ تسلّی دلائی کہ یہ قوم روحانیت سے ہمکنار ہوگی اور تو خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرے گا کہ فی الحقیقت یہ مردہ زندے ہو چکے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اس تمثیل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ۖ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ۖ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ۖ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ۚ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

(البقرہ آیت ۲۶۱)

ترجمہ:۔ اور (اس واقعہ کو بھی یاد کرو) جب ابراہیم نے کہا تھا کہ اے میرے رب مجھے بتا کہ تو مُردے کس طرح زندہ کرتا ہے۔ فرمایا کیا تو ایمان نہیں لا چکا؟ (ابراہیم نے) کہا کیوں نہیں (ایمان تو بے شک حاصل ہو چکا ہے) لیکن اپنے اطمینانِ قلب کی خاطر (میں نے یہ سوال کیا ہے) فرمایا اچھا تو چار پرندے لے اور ان کو اپنے ساتھ سدھا لے۔ پھر ہر پہاڑ پر ان میں سے ایک ایک کو رکھ دے۔ پھر انہیں بلا۔ وہ (تیری آواز سُنکر) تیری طرف تیزی سے چلے آئیں گے۔ اور جان لے کہ اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے یہ تمثیل بیان کر کے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر واضح فرمایا کہ جس طرح فضاءِ بسیط میں دور دور پھیلے ہوئے سدھائے ہوئے پرندوں کو اگر آواز دی جائے تو وہ آواز سنتے ہی تیزی سے اُڑتے ہوئے اپنے مالک کے پاس آ جمع ہوتے ہیں اسی طرح اس مُردہ قوم میں سے جو لوگ تجھ پر ایمان لائیں تو ان کی تربیت کر کے انہیں مختلف اطراف میں پھیلا دے۔ وہ دوسروں کی روحانی حیات کا وسیلہ بنیں گے اور ان کی روحانی حیات کا ایک بیّن ثبوت یہ ہوگا کہ جب بھی تو انہیں اپنے پاس آ جمع ہونے کے لئے بلائے گا وہ سب تیری آواز سنتے ہی تیزی سے دوڑ کر تیری طرف دیوانہ وار چلے آئیں گے۔ ان کا تیری آواز سننا اور لبیک کہتے ہوئے آ حاضر ہونا اور اس امر کا ثبوت ہوگا کہ وہ زندہ ہو کر روحانی حیات سے ہمکنار ہو چکے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں زندہ اور مردہ کا ایک فرق یہ بیان فرمایا ہے کہ زندہ سنتا ہے اور جواب دیتا ہے جبکہ مُردہ سرے سے سنتا ہی نہیں۔ اس کے جواب دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝ (فاطر آیت ۲۳)

ترجمہ:۔ اور نہ زندے اور مُردے برابر ہو سکتے ہیں۔ اللہ یقیناً جس کو چاہتا ہے سنا سکتا ہے مگر تُو انکو نہیں سنا سکتا جو قبروں میں دبے ہوئے ہوں

اس سے صاف ظاہر ہے کہ جو روحانی طور پر مُردہ ہوں وہ حق کی آواز کو سن ہی نہیں سکتے ہاں جنہیں اللہ تعالےٰ سننے کے کان عطا کر دے۔ وہ روحانی موت کے چنگل سے آزاد ہو کر حق کی آواز سننے لگتے ہیں اور ان کے روحانی حیات سے ہمکنار ہونے کی علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ بات کو سنکر اس کی تعمیل بھی کرتے ہیں اور بالخصوص جب انہیں مرکز میں آ جمع ہونے کے لئے بلایا جائے تو وہ آواز سنتے ہی سدھائے ہوئے پرندوں کی طرح دیوانہ وار دوڑے چلے آتے ہیں۔ وہ آئے بغیر رہ ہی نہیں سکتے۔ پس مومنوں کو مامور من اللہ کی وساطت سے منجانب اللہ عطا ہونے والی روحانی حیات کا ایک بیّن ثبوت یہ ہوتا ہے کہ جب بھی انہیں مامور من اللہ مرکز میں آ جمع ہونے کے لئے آواز دیکر بلاتا ہے وہ دوڑتے ہوئے دیوانہ وار کھنچے چلے آتے ہیں بلکہ منتظر رہتے ہیں کہ کب آواز آئے اور وہ دوڑتے ہوئے جا حاضر ہوں۔

دیوار نہیں، سایۂ دیوار ہیں ہم لوگ

ظلمات میں انوار کے مینار ہیں ہم لوگ
توحید کے ایوانوں کے معمار ہیں ہم لوگ

ہم کر ہی نہیں سکتے کسی غیر کی تقلید
سرکارِ دو عالمؐ کے وفادار ہیں ہم لوگ

قرآں سے جو دیتے ہیں جلا تیرہ دلوں کو
آ دیکھ، پرکھ ہم کو، وہ فنکار ہیں ہم لوگ

ہر حق و صداقت کے فدائی پہ فدا ہیں
ہر بے کس و نادار کے غمخوار ہیں ہم لوگ

اللہ کے بندوں سے جسے پیار نہیں ہے
اُس بندۂ بے مہر سے بیزار ہیں ہم لوگ

خادم جو محمدؐ کا ہے خادم ہیں ہم اُسکے
دشمن[1] سے برسرِ پیکار ہیں ہم لوگ

ہے جن کے مقدر میں لکھا غلبۂ اسلام
اللہ کی قدرت کا وہ شہکار ہیں ہم لوگ

طوفانوں کا ہم سے بھلا ٹکراؤ ہو کیونکر
دیوار نہیں، سایۂ دیوار ہیں ہم لوگ

ہر وقت جو رہتے ہیں تر و تازہ و خوش رنگ
اسلام کے گلشن کے وہ اثمار ہیں ہم لوگ

[1] مراد دشمنِ رسولؐ

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دینِ اسلام کا ایک اہم خُلق

مہمان نوازی کے ایمان افروز واقعات

"مہمان کی دعوت کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ دس فرشتوں کو بھیجتا ہے جو اس کیلئے ایک سال تک استغفار کرتے ہیں۔" (حدیث)

محترم حافظ مظفر احمد صاحب
استاذ جامعہ احمدیہ۔ ربوہ:

پہلی قسط

مہمان نوازی کا مطلب اور معیار:

"مہمان نوازی" کے بارہ میں سب سے پہلی بات قابلِ غور یہ ہے کہ اس کا تصوّر اور معیار کیا ہے؟ کیا محض کھانا کھلا کر سیر کر دینا کافی "مہمان نوازی" ہے ——؟ ہرگز نہیں۔ اسلام سے پہلے یا اسلام سے باہر مہمان نوازی کا یہ تصوّر ہو تو ہو لیکن اسلام نے مہمان نوازی کا جو معیار پیش کیا وہ بہت بلند ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلی اور اصولی بات مہمان نوازی کے بارہ میں یہ بیان فرمائی ہے کہ اکرامِ ضیف کیا جائے۔ یعنی مہمان کی عزت اور اس کا حقیقی احترام کیا جائے کھانا وغیرہ کھلانا تو ساتھ ضمنی امور ہیں۔ اگر معاشرہ میں حقیقی مہمان نوازی کا خلق اور شعور پیدا ہو جائے تو مہمان کی خدمت اور طعام و قیام کے انتظامات اس کے نتیجہ میں نہایت احسن طور پر انجام پاتے ہیں۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کہ "من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ" کے مطابق ہر مومن اور مسلمان کا فرض ہے کہ وہ مہمان نوازی کی صفت اپنے اندر پیدا کرے کیونکہ اس میں مہمان کی ظاہری عزت و احترام سے لے کر اس کے جذبات کا خیال اس کی ضروریات کی دیکھ بھال۔ اس کے قیام و طعام کا بندوبست۔ اس کی بے لوث خدمت اور خاطر تواضع۔ اس کے لئے ایثار و قربانی کا جذبہ، خود بھوکا رہ کر اسے سیر کر کے خوش ہونا بلا تکلف اور بغیر کسی صلہ اور لالچ یا معاوضہ کے مہمان کی ضروریات خوش دلی اور خندہ پیشانی سے پوری کرنا —— تک شامل ہیں۔ اس لئے مہمان نوازی کی بنیادی صفت ہر احمدی کو اپنے اندر پیدا کرنا لازم ہے کیونکہ اس وصف کو ہمارے آقا اور سید و مولا نے ایمان کی علامت ٹھہرایا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ وصف آپؐ کے اندر پایا جاتا تھا کہ آپ "اوّل المؤمنین" تھے۔

مہمان نوازی اور اسوۂ رسولؐ:

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اکرامِ ضیف اور مہمان نوازی کے لحاظ سے نہایت خوبصورت نمونے پیش کرتی ہے۔ ابتدا سے ہی یہ اعلیٰ وصف آپؐ کے اخلاقِ حمیدہ کا لازمی جزو تھا چنانچہ پہلی وحی کے موقع پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو حوصلہ و تسلّی دلاتے ہوئے جو بے ساختہ اپنے تاثرات کا اظہار آپؐ کے بارہ میں کیا اس میں یہ بھی کہا کہ:۔

"اللہ تعالیٰ آپؐ کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا آپ تو مہمانوں کی مہمان نوازی کرتے ہیں اور حقیقی مصائب میں لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔"

(بخاری بدء الوحی)

مہمان نوازی کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا یہ پہلو بھی نمایاں ہو کر سامنے آتا ہے جو آپؐ نے فرمایا کہ:۔

"ما انا من المتکلّفین"

نہ آپ مہمان بن کر تکلّف کرتے تھے نہ میزبان ہو کر کبھی آپؐ نے تکلّف کیا چنانچہ اس ضمن میں دونوں قسم کے حسین نمونے چن چن کر اس مضمون میں جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے —— بے شک ان میں سے اکثر واقعات کا تعلق مہمان کی ایک بنیادی ضرورت یعنی اکل و شرب سے ہے لیکن ہر واقعہ اپنے ساتھ کئی سبق رکھتا ہے اور مہمان نوازی کے ایسے پاکیزہ سبق پیش کرنا اس موقع پر مدّنظر ہے۔

مہمان کی تواضع اور سیری:

حضورؐ کا اپنا نمونہ اس بارہ میں ملاحظہ ہو ——،

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کافر مہمان ٹھہرا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ دودھ سے اس کی خاطر تواضع کی جائے۔ چنانچہ اسے دودھ پلانا شروع کیا گیا۔ اس نے ایک بکری کا دودھ پی لیا۔ پھر دوسری بکری کا دودھ دوہ کر اسے پلایا گیا۔ وہ بھی پی گیا۔ پھر تیسری بکری کا دودھ اور چوتھی بکری کا۔ یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ اسے پلایا گیا تب وہ سیر ہوا —— آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہمان نوازی اور حسن سلوک سے وہ اتنا متاثر ہوا کہ اگلے دن اس نے اسلام قبول کر لیا۔ حضورؐ نے دوسرے روز پھر اس کے لئے دودھ لانے کا حکم دیا۔ اس روز ایک بکری کا دودھ تو پی لیا لیکن دوسری بکری کا سارا دودھ نہ پی سکا۔ بلکہ اس میں سے کچھ بچ رہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

(ترمذی ابواب الاطعمہ)

حضورؐ کا مطلب یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ مسلمان کو ایمان کی دولت کے ساتھ صبر و حوصلہ اور قناعت بھی عطا فرماتا ہے۔ اس واقعہ میں مہمان اور میزبان دونوں کے لئے سبق ہے۔

اصحابِ صفّہ کی میزبانی:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے صحابہؓ کا بہت خیال ہوتا تھا۔ خاص طور پر ان اصحابِ صفّہ کا جو مسجد نبویؐ میں ہی رہا کرتے تھے اور علمِ دین حاصل کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ:۔

"ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ان صحابہؓ میں کھجور تقسیم فرمائی اور ہر صحابی کو سات دانے کھجور کے دیئے۔ مجھے بھی حضورؐ نے سات کھجوریں دیں ان میں سے ایک خشک اور ردّی کھجور کا دانہ تھا لیکن بھوک کا یہ عالم تھا کہ چبانے کے لحاظ سے زیادہ میں نے اس کھجور کے خشک دانے کو چبا کر کھایا۔ اور یہ دانہ بھی مجھے غنیمت معلوم ہوتا تھا۔"

(بخاری کتاب الاطعمہ)

اصحابِ صفّہ کی ضیافت کا ایک اور واقعہ بہت پیارا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ ابتدائی ایام میں بھوک کی وجہ سے میں اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا یا زمین سے لگاتا تاکہ کچھ سہارا ملے۔ ایک دن میں ایسی جگہ پر بیٹھ گیا۔ جہاں سے لوگ گزرتے تھے میرے پاس سے آنحضرتؐ گزرے تو آپؐ نے تبسّم فرمایا۔ میری حالت دیکھی اور میرے دل کی کیفیت کو بھانپ لیا۔ حضورؐ نے بڑے مشفقانہ انداز میں فرمایا۔ "اے ابوہریرہؓ!" میں نے عرض کیا۔ "اے اللہ کے رسولؐ! حاضر ہوں۔" آپؐ نے فرمایا "میرے ساتھ آؤ۔" میں آپؐ کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ جب آپؐ گھر پہنچے اور اندر جانے لگے تو میں نے بھی اندر آنے کی اجازت مانگی۔ میں آپ کی اجازت سے اندر آ گیا۔ آپؐ نے دودھ کا ایک پیالہ پایا۔ آپؐ نے پوچھا۔ "یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟" گھر والوں نے بتایا کہ فلاں شخص یا فلاں عورت تحفۃً دے گئی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ "ابوہریرہؓ!" میں نے کہا۔ "یا رسول اللہؐ حاضر ہوں!" آپؐ نے فرمایا۔ "سب صفّہ میں رہنے والوں کو بلا لاؤ۔" یہ لوگ اسلام کے مہمان تھے ان کا نہ کوئی گھر بار تھا نہ کاروبار۔ جب حضورؐ کے پاس صدقہ کا مال آتا تو ان کے پاس بھیج دیتے اور خود کچھ نہ کھاتے اور اگر کہیں سے تحفہ آتا تو آپؐ صفّہ والوں کے پاس بھی بھیجتے اور خود بھی کھاتے۔ بہرحال حضورؐ کا یہ فرمان کہ میں ان کو بلا لاؤں، مجھے ناگوار گزرا کہ ایک پیالہ دودھ ہے یہ اہلِ صفّہ میں سے کس کس کے کام آئے گا۔ میں اس کا زیادہ ضرورت مند تھا تاکہ پی کر کچھ تقویت حاصل کرتا۔ پھر جب اہلِ صفّہ آ جائیں اور مجھے ہی حضورؐ ان کو بلانے کو فرمائیں تو یہ اور بھی بُرا ہوگا۔

بہرحال اللہ تعالیٰ اور حضورؐ کے فرمان کی تعمیل کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ چنانچہ میں اہلِ صفّہ کو بلا لایا۔ جب سب آ گئے اور اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے تو حضورؐ نے مجھے حکم دیا کہ ان کو باری باری پیالہ پکڑاتے جاؤ۔ میں نے دل میں خیال کیا مجھ تک تو اب یہ دودھ پہنچنے سے رہا۔ بہرحال میں پیالہ لے کر ہر آدمی کے پاس جاتا جب وہ سیر ہو جاتا تو دوسرے کے پاس اور جب وہ سیر ہو جاتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو تیسرے کے پاس۔ یہاں تک کہ آخر میں میں نے پیالہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کہ سب کے سب سیر ہو کر پی چکے ہیں۔ پیالہ میں نے آپؐ کے ہاتھ پر رکھا۔ آپؐ نے میری طرف دیکھا اور تبسم فرمایا پھر کہا۔ "ابوہریرہ!" میں نے کہا "یارسول اللہ! فرمایئے!" آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ "اب تو صرف ہم دونوں رہ گئے ہیں۔" میں نے عرض کیا۔ "حضور ٹھیک ہے۔" اس پر آپؐ نے فرمایا کہ "بیٹھو اور خوب پیو!" جب میں نے پی لیا تو فرمایا۔ "ابوہریرہ اور پیو!" میں پھر پینے لگا۔ چنانچہ جب بھی میں پیالے سے منہ ہٹاتا تو آپؐ فرماتے "ابوہریرہ اور پیو!" جب اچھی طرح سیر ہو گیا تو عرض کیا:۔

"جس ذات نے آپؐ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے اس کی قسم اب تو بالکل گنجائش نہیں۔"

چنانچہ میں نے پیالہ آپؐ کو دے دیا۔ آپؐ نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد کی پھر بسم اللہ پڑھ کر دودھ نوش فرمایا۔

(بخاری کتاب الرقاق)

سبحان اللہ! مسجد نبویؐ کے ان مسکین اور غریب باسیوں کو شہنشاہِ دوجہاں اپنے اوپر ترجیح دیتا ہے اور اس سب کے جھوٹے پیالہ کو منہ لگا کر بلا تکلف ان کا بچا ہوا دودھ پی کر ہمیشہ کے لئے مہمان نوازی کا بہترین نمونہ قائم کر دیتا ہے۔ اور اس ضیافت کے جو انمٹ نقوش ان مہمانوں کے دلوں پر نقش ہوئے ان کو کون جانتا ہے؟

اپنے ہاتھ سے مہمان کی خدمت:

فتح خیبر کے موقعہ پر حبشہ کے مہاجرین حضرت جعفرؓ طیار کی سرکردگی میں واپس آئے۔ ان میں نجاشی کا بھیجا ہوا ایک وفد بھی تھا ـــــ حضورؐ خود ان لوگوں کی مہمان نوازی اور خدمت کیا کرتے۔ آپؐ کے صحابہؓ نے عرض کیا! "حضورؐ! ہم خدام جو خدمت کے لئے حاضر اور موجود ہیں۔ آپ خود کیوں تکلیف فرماتے ہیں؟" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"ان لوگوں نے ہمارے صحابہؓ کی عزت کی ہے میں پسند کرتا ہوں کہ خود ان کی مہمان نوازی کروں کہ ان کے احسان کا یہی بدلہ ہے"

(سیرت الحلبیہ باب غزوہ خیبر)

مہمان کی دینی ضرورت کا خیال:

حضرت ابوعبداللہ بن طہفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب مہمان زیادہ ہو جاتے تھے تو آپ صحابہؓ کو مسجد میں نماز کے بعد فرما دیتے تھے کہ جو آدمی اپنے ساتھ مہمان لے کر جا سکتا ہے لے جائے۔ لیکن ایک رات مہمان اتنے زیادہ تھے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ہر آدمی اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک مہمان کو ہمراہ لے جائے"

اس حکم کی تعمیل ہوئی۔ اس کے باوجود بھی پانچ مہمان بچ رہے۔ پانچواں میں تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اپنے ساتھ حضرت عائشہؓ کے گھر لے گئے آپ نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ کھانے کو کچھ ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور آپؐ کے روزہ افطار کرنے کے لئے کچھ کھانا تیار کیا ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ وہ کھانا ایک پلیٹ میں لے آئیں۔ آنحضورؐ نے اس میں سے تھوڑا سا لیا اور باقی ہم پانچوں کو دیا اور فرمایا کہ:۔

"بسم اللہ کر کے کھاؤ!"

پھر حضرت عائشہؓ تھوڑا سا اور کھانا لائیں اور وہ بھی ہم نے کھایا۔ پھر آنحضورؐ نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا:۔

"کچھ پینے کو بھی ہے؟"

انہوں نے عرض کیا۔ تھوڑا سا دودھ آپ کے لئے رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ لے آؤ! حضرت عائشہؓ نے وہ پیش کیا۔ حضورؐ نے لے کر اس میں سے تھوڑا سا پیا اور باقی تبرک ہمیں دے کر فرمایا کہ:۔

"بسم اللہ کر کے پیو!"

ہم نے وہ بھی پی لیا اور ختم کر دیا۔ اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا۔ اگر چاہو تو یہیں سو جاؤ۔ چاہو تو مسجد چلے جاؤ۔ ہم نے کہا۔ ہم مسجد جائیں گے۔ چنانچہ ہم مسجد جا کر سو گئے۔ صبح نماز سے قبل حضورؐ تشریف لائے اور ہمیں نماز کے لئے آ کر جگانے لگے اور یہ آپؐ کا طریق تھا کہ جب گھر سے نماز کے لئے تشریف لاتے تو "نماز۔ نماز" کہہ کر سوتے حالوں کو جگا دیتے تھے۔ میں مسجد میں پیٹ کے بل سویا پڑا تھا۔ مجھے احساس ہوا کہ کوئی آدمی پاؤں سے مجھے ہلا رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ اس طرح سونا اچھا نہیں۔ میں نے دیکھا تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۵ صفحہ ۴۲۶)

اس واقعہ سے یہ سبق بھی ملتا ہے کہ مہمان کی تربیتی و دینی ضروریات کا خیال بھی میزبان کا فرض ہے۔ سفر کی کوفت اور اجنبی جگہ کے باعث مہمانوں کے روزمرہ معمول بگڑ جاتے ہیں۔ اس کمزوری کا مداوا میزبان کو احسن رنگ میں کرنا چاہیئے مثلاً مہمانوں کو بروقت نمازوں پر بیدار کر دینا یا ان کو اہتمام سے نمازوں کے لئے مساجد میں لے جانا۔ نمازوں کے اوقات سے آگاہ رکھنا بھی ضیافت اور مہمان نوازی کے اہم اور بنیادی حصے ہیں اور درحقیقت یہی وہ ضیافت ہے جو محض للہ اور حصولِ رضائے الٰہی کیلئے کہلا سکتی ہے۔

مہمان نوازی کا ایک پیارا انداز:

قرآن شریف میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نیک اور قابل تقلید نمونہ بھی مہمان نوازی کے بارہ میں پیش کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا تمہیں ابراہیم کے مہمانوں کا حال معلوم ہے جن کا پورا اکرام حضرت ابراہیمؑ نے کیا تھا۔ جب وہ حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئے تو سب سے پہلے انہوں نے سلام کیا اور حضرت ابراہیم نے بھی جواباً سلام کہہ کر ان کا استقبال کیا اور کچھ پوچھے بغیر تھوڑی ہی دیر میں اندر جا کر تلا ہوا گوشت تیار کروا کے لے آئے اور ان کے سامنے رکھ کر ان کو کھانے کے لئے اصرار کرنے لگے۔ (سورۃ المرسلٰت)

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام مہمان کی ضیافت کی تعلیم دینے میں سب سے سبقت لے گئے ہیں۔

(مؤطا امام مالک کتاب المطاعم)

زمانۂ جاہلیت اور اسلام کی مہمان نوازی میں مابہ الامتیاز:

عربوں میں مہمان نوازی کا وصف اسلام سے پہلے بھی تھا بالعموم سردارانِ عرب تفاخر۔ ریاء اور شہرت کی غرض سے مہمان نوازی کرتے تھے تا لوگ کہیں کہ فلاں بڑا مہمان نواز ہے۔ چنانچہ یہ تفاخر اس قدر تھا کہ ایک عرب شاعر اپنے غلام کو کہتا ہے:۔

"اوقد فان اللیل لیل قرّ
ان جاءک الضیف فانت حرّ"

کہ اے غلام آگ جلا کہ رات بہت سرد ہے اگر اس آگ کو دیکھ کر کوئی مہمان آ گیا تو تجھے آزاد کر دیا جائے گا۔

قبیلہ طے کے سردار حاتم طائی اسی سخاوت اور مہمان نوازی میں سب سے زیادہ مشہور تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک دفعہ رات کے وقت آنے والے مہمانوں کے لئے انہوں نے سواری کا گھوڑا ذبح کر کے ان کی ضیافت کا اہتمام کیا تھا۔ لیکن اسلام نے عربوں کے مہمان نوازی کے وصف کو اور صیقل کیا اور اس میں دو نمایاں خوبیاں پیدا کیں۔

اوّل: شہرت کی بجائے رضائے الٰہی کے لئے مہمان نوازی کرنا۔

دوم: یہ کہ پہلے صرف سردار ہی ضیافت کرتے تھے لیکن اسلام میں غریب صحابہ بھوکے رہ کر اور ایثار و قربانی کر کے اور اپنے پر دوسروں کو ترجیح دے کر مہمان نوازی کرتے رہے۔ جس کی بہت خوبصورت مثالیں ملتی ہیں۔

بچوں کو بھوکے سلا دیا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک غریب مفلوک الحال شخص آیا اور عرض کی کہ میں فاقہ سے ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر پوچھوایا کہ کھانے کو کچھ ہو تو دیا جائے۔ وہ زمانہ سخت تنگی اور قحط کا تھا سب بیویوں کی طرف جواب آیا کہ صرف پانی گھر میں ہے اور کھانے کو کچھ نہیں۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کے درمیان اعلان فرمایا کہ کوئی ہے جو آج رات اس شخص کی مہمان نوازی کرے اور خدا تعالیٰ کی رحمت سے حصہ پائے۔

حضرت ابوطلحہ انصاریؓ کھڑے ہوئے اور عرض کی۔ "اے خدا کے رسولؐ! میں اس مہمان کی ضیافت کے لئے حاضر ہوں۔"

چنانچہ اس مہمان کو وہ اپنے گھر لے گئے اور اپنی بیوی حضرت ام سلیمہؓ (جو نہایت زیرک۔ ایثار پیشہ اور فدائی خاتون تھیں) سے کہا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہے اس لئے اس کی خدمت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھنا اور اس کا پورا پورا اکرام کرنا۔ انہوں نے کہا۔ خدا کی قسم! آج تو صرف بچوں کا کھانا ہے۔ ہمارے اپنے کھانے کو بھی کچھ نہیں۔ حضرت ابوطلحہؓ نے کہا۔ کوئی بات نہیں آج بچوں کو بھوکا رکھ لیں گے۔

جب وہ کھانا مانگیں تو انہیں بہلا پھسلا کر سلا دینا اور مہمان کے لئے کھانا تیار کر لو۔ اور جب ہم کھانا کھانے بیٹھیں تو حکمت عملی سے دیا بجھا دینا تا کہ خدا کے رسولؐ کا مہمان سیر ہو کر کھا سکے۔ ہم بھوکے گزارا کر لیں گے۔ لیکن مہمان کا ساتھ دینے کے لئے ہم ساتھ خالی منہ ہلاتے رہیں گے۔

نزولِ پردہ کے حکم سے پہلے عربوں میں اہل خانہ کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانا اکرام ضیف کا حصہ سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ میاں بیوی مہمان کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھ گئے تا اس پہلو سے بھی اکرام میں فرق نہ آئے لیکن کھانا ایک آدمی کا تھا۔ چنانچہ حضرت ام سلیمہؓ کھانا رکھ کر دیا ٹھیک کرنے کے لئے اٹھیں اور اسے بجھا دیا۔ پھر دونوں میاں بیوی مہمان کے ساتھ خالی منہ ہلا ہلا کر یہ ظاہر کرتے رہے کہ کھانا کھا رہے ہیں لیکن خود بھوکے رہے اور مہمان کو خدا اور اس کے رسولؐ کی خاطر پیٹ بھر کر کھانا کھلایا۔ اور خود بھوکے پیٹ رات بسر کی۔

ایثار و قربانی اور اخلاص و فدائیت کے اس عظیم الشان نمونہ کو دیکھ کر عرش کا خدا بھی اتنا خوش ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی خبر کر دی۔ صبح ہوئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ابو طلحہؓ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا:-

"آج رات عرش کا خدا تم دونوں میاں بیوی کے اس نمونہ کو دیکھ کر خوش ہو رہا تھا۔"

اس موقعہ پر یہ آیت اتری:-

ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ"

سورۃ الحشر

کہ صحابہؓ رسولؐ اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے اور خود ایثار کرتے ہیں خواہ آپ خالی پیٹ بھوکے ہی کیوں نہ ہوں۔

(بخاری کتاب التفسیر کتاب للمناقب)

دوسری جگہ کھانا کھلانے اور مہمان نوازی کے ذکر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومنوں کی حالت تو یہ ہوتی ہے کہ وہ کہتے ہیں:-

"انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاء ولا شکورا۔" (الدھر)

کہ ہم محض خدا کی خاطر ضیافت کرتے ہیں کوئی بدلہ یا شکریہ کے طالب نہیں۔

یہ وہ دوسرا مایہ الامتیاز ہے جو جاہلیت اور اسلام کی مہمان نوازی میں ہے۔ جاہلیت میں مہمان نوازی کے بدلہ میں شہرت چاہی جاتی تھی لیکن اسلام اس سے روک دیتا ہے۔ اور میزبانوں سے یہ اعلان کرواتا ہے کہ ہمیں کسی بدلہ کی بھی ضرورت نہیں۔

(باقی باقی)

(بقیہ خطاب)

ہے یا نہیں؟ ایک باخدا شخص میں اور ایک بے خدا شخص میں کیا فرق ہے؟ یہ وہ محاذ ہے جہاں پر آکر ہر بات کی تان ٹوٹے گی۔

حضور نے فرمایا۔ حالیہ دورے میں میں نے محسوس کیا کہ ان علاقوں کے احمدیوں میں روحانیت موجود ہے۔ بس اس کو ذرا حرکت میں لانے کی ضرورت ہے۔ پھر امید ہے کہ اس طرف غیر معمولی توجہ پیدا ہوگی۔ حضور نے فرمایا صرف چینی قوم ہی نہیں بلکہ اس علاقہ میں موجود بدھ مذہب کے پیروکاروں کو بھی روحانیت کے ذریعہ اسلام کی طرف لایا جاسکتا ہے اور مجھے یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ یہ بدھسٹ دلی طور پر اسلام کے زیادہ قریب ہیں لیکن ان کو کمیونزم سے بچانے کی سیاسی چال کے طور پر عیسائیت کی طرف لایا گیا ہے ورنہ یہ اسلام قبول کرنے کی طرف جلد مائل ہو سکتے ہیں۔

حضور نے تعلق باللہ کے ذکر کے ضمن میں سنگاپور کے علاوہ آسٹریلیا کے دورہ کے بھی چند انتہائی ایمان افروز واقعات سنائے حضور نے بتایا کہ ایک نوجوان نے سوال کیا کہ معجزہ کوئی چیز ہے بھی یا نہیں؟ یہ نوجوان اور اس کے دو بھائی تینوں جب سے آسٹریلیا آئے بے روزگار تھے اور روزگار ملنے کا کوئی امکان بھی نظر نہ آرہا تھا۔ وہ سخت پریشان اور دل برداشتہ تھے۔ میں نے انہیں معجزہ کی حقیقت اور اللہ تعالیٰ کے قادرانہ تصرفات کے بارہ میں تفصیل سے بتایا اور انہیں اللہ پر توکل کرنے کی تلقین کی۔ اس گفتگو کے چند دن بعد ہی کجا یہ کہ ایک بھائی کو نوکری نہ ملتی تھی۔ تینوں بھائیوں کو غیر متوقع طور پر کام مل گیا۔ اس کا ان تینوں بھائیوں پر بہت اثر ہوا۔

ایک اور ایسا ہی ایمان افروز واقعہ بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ جو احمدی خلافت احمدیہ سے خلوص کا تعلق قائم رکھتا ہے اگر اس کا خلوص سچا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو تقویت ایمان کے مواقع خود پیدا کرتا رہتا ہے۔ حضور نے مغربی جرمنی کے ایک پاکستانی نوجوان اور جرمنی میں آباد ایک امریکن احمدی خاتون کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں انہیں کس طرح معجزانہ طور پر اپنے فضلوں سے نوازا۔

حضور نے فرمایا ایسے واقعات بکثرت احمدیوں کو پیش آتے ہیں اور روزانہ ہی دنیا کے مختلف علاقوں کے احمدی سینکڑوں کی تعداد میں ایسے واقعات کا اپنے خطوط میں ذکر کرتے ہیں جو روزانہ ڈاک کے ذریعہ مجھے موصول ہوتے ہیں۔ ان واقعات کو دیکھ کر یہ ممکن نہیں رہتا کہ اللہ کے احسان کے سوا کسی اور امر کی طرف ان باتوں کو منسوب کیا جاسکے۔

حضور نے فرمایا۔ احمدیت ایک زندہ حقیقت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اتنا بڑا احسان ہے زمانہ پر کہ دنیا بعد میں بھی کران باتوں کو یاد کیا کرے گی کہ ہم اتنے بڑے مبشر وجود کو گالیاں دیا کرتے تھے۔

حضور نے فرمایا۔ صدر انجمن کو چاہیئے کہ سارے پاکستان کی جماعتوں میں تعلق باللہ کے حصول کے لئے مہم چلائے۔ ہمارے بہت سے احمدی مردوں اور عورتوں کو پتہ ہی نہیں کہ کس زبردست خدا سے ان کا تعلق ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کو چاہیئے کہ وہ ہر احمدی کو باخدا اور باشعور انسان بنانے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین!

حضور کا خطاب ختم ہونے کے بعد کھانا ہوا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بھی شریک طعام تھے۔ کھانے کے اختتام پر حضور نے دعا کروائی اس طرح سے یہ بابرکت اور یادگار تقریب دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

○

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان

حضور ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ:

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا آج میں اللہ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں۔

حضور نے فرمایا تحریک جدید کے ضمن میں ہر ملک میں غیر معمولی ترقی ہوئی ہے۔ اور اس ضمن میں جو اعداد و شمار ملے ہیں ان کو دیکھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا تحریک جدید کو کہا گیا تھا کہ وہ اندرون ملک پاکستان میں اپنے وعدے ۲۴ لاکھ سے بڑھا کر تیس لاکھ تک پہنچائیں چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تیس لاکھ سے بڑھ کر وعدے آئے گذشتہ سال کی نسبت آج کی تاریخ تک وصولی بھی بہت زیادہ ہے امید ہے بجٹ نہ صرف پورا ہوگا بلکہ مقررہ حد سے آگے بڑھ جائے گا انشاء اللہ۔

حضور نے فرمایا دوسری تحریک میں نے یہ کی تھی کہ چندہ دہندگان کی تعداد میں اضافہ کیا جائے یہ کام لجنہ اماء اللہ کے سپرد کیا گیا چنانچہ اللہ کے فضل اور لجنہ کی کوششوں سے امسال ۱۲ ہزار نئے چندہ دہندگان تحریک جدید کا اضافہ ہوا۔ لجنہ اماء اللہ نے بہت ہمت سے کام کیا ہے اور مالی قربانیاں کرنے والوں کی فوج میں نمایاں اضافہ کیا ہے۔

حضور نے فرمایا تحریک جدید کے دفتر اول کے فوت شدہ بزرگان کے کھاتے زندہ کرنے کے لئے تحریک کی گئی تھی چنانچہ ۲۰۰ فوت شدہ بزرگان کا چندہ دوبارہ ان کے ورثاء نے دینا شروع کر دیا ہے۔

حضور نے اس تحریک کو وسعت دینے کی تلقین فرمائی۔ بیرون پاکستان چندہ تحریک جدید کے بارے میں حضور نے فرمایا مجھے اندازہ تھا کہ مناسب کوشش سے یہ چندہ چار پانچ گنا تک بڑھایا جاسکتا ہے۔ اس وقت یہ چندہ ۱۱ لاکھ روپے تھا۔ میں نے تحریک کی تو اللہ تعالیٰ نے حیرت انگیز فضل فرمایا اور یہ چندہ گیارہ لاکھ سے بڑھا کر ۵۳ لاکھ ۶۰ ہزار ہو گیا ہے۔ حضور نے فرمایا یہ وعدہ جات کی مقدار ہے عین ممکن ہے کہ وصولی اس سے بھی بڑھ جائے۔ اس ضمن میں حضور نے ایک ایک ملک کا نام لیکر بتایا کہ کس ملک میں چندہ تحریک جدید کتنے گنا بڑھا ہے۔ پہلے اس چندہ میں بیرونی ممالک کے دو ہزار سے زائد چندہ دہندگان تھے اب یہ تعداد خدا کے فضل سے بڑھ کر ۱۳ ہزار سے زائد ہو گئی ہے۔ حضور نے فرمایا یہ محض اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا اظہار ہے جماعت قربانیوں کے جس نئے دور میں داخل ہو رہی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ سے ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کی بڑی وسیع خدمات لینے والا ہے۔

حضور نے فرمایا جماعت اس جوش و ولولہ سے اپنے قیام کی نئی صدی میں داخل ہو رہی ہے کہ جماعت کا قدم قربانیوں اور کامیابیوں کے لحاظ سے بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت کہیں آگے بڑھ چکا ہے اور بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ حضور نے تحریک جدید کے ضمن میں تحریک کے ۱۹ نکاتی پروگرام کا بھی ذکر فرمایا اور فرمایا کہ اس کو بھی وقتاً فوقتاً آگے بڑھاتے رہنا چاہیئے۔

اسی سلسلہ میں حضور نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے اجتماع کا افتتاح فرماتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ آج جمعہ کے خطبہ میں میں نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کیا ہے اس میں ایک ضروری بات بیان کرنے سے رہ گئی کہ گذشتہ سال تحریک جدید کا اندرون اور بیرون ملک کا مجموعی چندہ ۳۲ لاکھ روپے تھا جبکہ امسال یہ تعداد بڑھ کر ۸۳ لاکھ روپے ہو گئی ہے یعنی ایک ہی سال میں اللہ کے فضل سے ۵۱ لاکھ روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ اور امید ہے کہ اگلے سال سے یہ چندہ مجموعی طور پر بڑھ کر ایک کروڑ روپے ہو جائے گا اور ۱۹۸۴ء سے پہلی بار تحریک جدید کا چندہ لاکھوں سے نکل کر کروڑوں میں داخل ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔

اگر آپ ترقی کرنا چاہتے ہیں؟

حضرت مصلح موعود نے وقف جدید کے ذریعہ رشد و اصلاح کا پروگرام جماعت کے سامنے ان الفاظ میں پیش فرمایا:-

"میں ہر جماعت کے دوستوں کو ایک بار پھر اس وقف کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے۔"

(الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۵۸ء ناظم ارشاد وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلانات دارالقضاء

۰۔ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ نے درخواست کی ہے کہ ان کے خاوند چوہدری غلام رسول صاحب دارالیمن ربوہ وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کی امانت ذاتی خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مبلغ ۳۹۰۸.۶۶ روپے جمع ہیں۔ میرے علاوہ خاوند مرحوم کی تین بیٹیاں رضیہ بیگم۔ محمودہ ظفر۔ بشریٰ منصور وارث ہیں۔ مذکورہ رقم ہم ورثاء میں بحصص شرعی تقسیم فرمائی جائے۔

۰۔ محترمہ جمیلہ صالحہ صاحبہ بنت مکرم محمد عبداللہ اعجاز صاحب نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد وفات پا چکے ہیں مرحوم کے نام پلاٹ ۳/۲۰ دارالنصر ربوہ الاٹ شدہ ہے۔ والد کے وارثان میں والدہ صاحبہ کے علاوہ ہم چار بہنیں اور ایک بھائی وارث ہیں۔ دوسرے ورثاء نے یہ پلاٹ میرے نام منتقل کئے جانے پر اتفاق کیا ہے لہذا اس کے مطابق انتقال فرمایا جائے اس انتقال پلاٹ پر اگر کسی وارث یا غیر وارث کو کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔

۰۔ مکرم سردار محمد ادریس صاحب گلبرگ لاہور نے درخواست کی ہے کہ میری اہلیہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ وفات پا چکی ہیں۔ مرحومہ کے نام پلاٹ ۷/۹ دارالنصر ربوہ الاٹ شدہ ہے مرحومہ کے بطن سے میرے چار بیٹے ہیں۔ بیٹی کوئی نہیں۔ یہ پلاٹ میرے بڑے لڑکے ہارون ادریس کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر تینوں لڑکوں قحطان ادریس۔ ۲۔ عمران ادریس ۳۔ رضوان ادریس نے رضامندی ظاہر کر دی ہے۔
اس انتقال پلاٹ پر اگر کسی وارث یا غیر وارث کو کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔

۰۔ ڈاکٹر محمد سعید صاحب سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا نے درخواست کی ہے کہ پلاٹ ۱۲/۱۱ محلہ دارالیمن ربوہ کا نصف چوہدری محمد بخش صاحب کے نام الاٹ شدہ ہے یہ پلاٹ چوہدری محمد بخش صاحب کے وارثان میں بحصص شرعی تقسیم کر دیا جائے۔ موجودہ شرائط آبادی کے مطابق چونکہ پلاٹ کی تقسیم ممکن نہیں اس لئے پلاٹ کی قیمت کو وارثان میں تقسیم کر دیا جائے اور وارثان میں سے جس کا حق فائق ہو وہ باادائیگی قیمت پلاٹ حاصل کرے۔ تفصیل وارثان۔
۱۔ ڈاکٹر محمد سعید صاحب سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا۔ ۲۔ چوہدری عبدالحمید صاحب سانگلہ ۳۔ سعیدہ بیگم صاحبہ بیوہ چوہدری محمد حیات صاحب ادرحمہ ضلع سرگودھا۔ ۴۔ حمیدہ بیگم صاحبہ بیوہ چوہدری عطاء اللہ رانجھا صاحب ربوہ ۵۔ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشارت احمد صاحب لاہور۔
اس انتقال پلاٹ پر اگر کسی وارث یا غیر وارث کو کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔

۔ محمود احمد بشیر کوارٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ نے درخواست کی ہے کہ ان کے بھائی چوہدری بشیر احمد صاحب ابن حکیم عبدالواحد صاحب مرحوم وفات پا چکے ہیں ان کے نام مکان ۲۰/۱۷ دارالنصر شرقی الاٹ شدہ ہے۔ چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم نے مندرجہ ذیل وارثان ہیں۔
۱۔ منیر احمد نعیم۔ ۲۔ محمود احمد بشیر (بھائی) ۳۔ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ (بہن) مکان ۲۰/۱۷ ہم ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کیا جائے۔
اس انتقال پر اگر کسی وارث یا غیر وارث کو کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔
(ناظم دارالقضاء)

بازیافتہ عینک

ایک نظر کی عینک عمدہ فریم فیکٹری ایریا جاتے ہوئے راستہ میں گری پڑی ملی ہے جن صاحب کی ہو نشانی بتا کر حاصل کر لیں۔ رابطہ
(شاہ جی ٹینٹ سروس اقصیٰ چوک۔ کالج روڈ۔ ربوہ)

تبرکات از کشتی نوح

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب "کشتی نوح" میں تحریر فرماتے ہیں:۔
"دوسرا ذریعہ ہدایت کا جو مسلمانوں کو دیا گیا ہے سنت ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی کارروائیاں جو آپ نے قرآن شریف کے احکام کی تشریح کے لئے دکھلائیں مثلاً قرآن شریف میں بظاہر نظر پنجگانہ نمازوں کی رکعات معلوم نہیں ہوتیں کہ صبح کس قدر اور دوسرے وقتوں میں کس کس تعداد پر۔ لیکن سنت نے سب کچھ کھول دیا ہے یہ دھوکہ نہ لگے کہ سنت اور حدیث ایک چیز ہے۔ کیونکہ حدیث تو سو ڈیڑھ سو برس کے بعد جمع کی گئی۔ مگر سنت کا قرآن شریف کے ساتھ ہی وجود تھا۔ مسلمانوں پر قرآن شریف کے بعد سب سے بڑا احسان سنت کا ہے۔" (ص ۸۱-۸۲)
(فائد تعلیم مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے کہ:

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدہ جات کی وصولی آئندہ چار سال میں ۲۸ فروری ۱۹۸۷ء تک مکمل کر لی جائے۔
اب وصولی کا دسواں مرحلہ جا رہا ہے اس مرحلہ کے اختتام سے قبل یعنی ۲۸ فروری ۱۹۸۴ء تک کل بقایا جات کا کم از کم ۱/۲ حصہ وصول ہو جانا چاہیئے۔
امید ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کے عہدیداران اس ضمن میں اپنی کوششیں تیز سے تیز تر کر دیں گے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء
(وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ولادت

۰۔ میرے بیٹے عزیزم شیخ مسرور احمد کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۵ نومبر ۱۹۸۳ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام عطاء المومن تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم شیخ عظیم الدین صاحب مرحوم آف رادھن سندھ کا پڑپوتا اور مکرم برادرم شیر احمد خان صاحب مرحوم (ابن مکرم خان میر خان صاحب افغان مرحوم) درویش قادیان کا نواسہ ہے۔
احباب جماعت سے نومولود کی صحت و سلامتی اور خادم دین ہونے کے لئے دعائے خاص کی درخواست ہے۔
(شیخ ظہور احمد محلہ دارالرحمت غربی ربوہ)

۰۔ برادرم وسیم احمد صاحب (فضل عمر پریس راولپنڈی) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے چار لڑکوں کے بعد پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام "درثمین" تجویز فرمایا ہے۔ احباب کرام سے بچی کی درازی عمر اور قرۃ العین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔
(محمد یٰسین صدر راولپنڈی)

الفضل کی اشاعت بڑھانے کا نسخہ

جماعت احمدیہ کی ذیلی تنظیموں مجلس انصاراللہ، مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس اطفال الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے جملہ عہدیداروں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے پیارے اور مقدس امام کے اس ارشاد کو پورا کرنے کیلئے کہ الفضل کی اشاعت ۱۰۰۰۰ ہونی چاہیئے۔ کمر ہمت باندھ لیں اور اپنی اپنی جگہ الفضل کی اشاعت کو دوگنا کر دیں۔ اس طرح سے ہم الفضل کی اشاعت کو آئندہ جلسہ سالانہ تک ہی نہیں بلکہ اس سے بہت پہلے دس ہزار تک پہنچا دیں گے۔ انشاء اللہ۔ اٹھئے اور ہمت کیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔
(مینیجر الفضل ربوہ)

کامیاب الداعی الی اللہ بننے کا نادر موقعہ عشرہ اصلاح وارشاد ۱۷ نومبر سے ۲۶ نومبر تک ہے
قیادت اصلاح وارشاد انصاراللہ مرکزیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر کمانے والے فرد کو بجٹ میں شامل کیا جائے

بعض جماعتیں بعض دوستوں سے چندہ وصول کر لیتی ہیں مگر ان کا نام بجٹ میں شامل نہیں کرتیں۔ یہ طریق مناسب نہیں لازمی چندہ جات چندہ عام حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ ہر کمانے والے احمدی کے لیے لازمی ہیں ایسے دوست جو بجٹ میں شامل نہیں انہیں شامل کیا جائے ان کی آمد پر شرح کے مطابق ضمنی بجٹ بنایا جائے اور ضمنی بجٹ جلد بھجوا دیا جائے۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

ضروری اعلان

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ (جو کہ ایک پرائیویٹ ادارہ ہے) نے خدمت خلق کے جذبہ کے تحت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مقرر فرمودہ کمیٹی "فلاح و بہبود عامہ ربوہ" کو اپنے الیکٹریشن کورس (دوران ۶ ماہ) انڈر میٹرک (مڈل) اور ریفریجریشن اور ائیر کنڈیشننگ کورس (دوران ۶ ماہ انڈر میٹرک) کے لئے دو دو مستحق طلباء کو بغیر ادائیگی فیس اور مزید دو دو مستحق طلباء کو ۵۰ فیصد فیس کی رعایت کے ساتھ داخلہ کی پیشکش کی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

۲۔ صدر صاحبان محلہ جات سے درخواست ہے کہ براہ کرم اپنے اپنے محلہ میں سے مستحق طلباء کے تفصیلی کوائف۔ تعلیم۔ سرپرست۔ والد کی آمدنی وغیرہ خاکسار کو جلد از جلد روانہ فرمائیں۔ تاکہ مستحق طلباء کی فہرست تیار رکھی جائے اور ہر کورس کے لئے مندرجہ بالا فہرست میں سے مستحق افراد منتخب کر لئے جائیں۔ اس امر کے لئے آپ کی ذاتی اور فوری توجہ کی درخواست ہے۔ براہ کرم یہ وضاحت بھی ساتھ ساتھ فرما دیں کہ کون سے طلباء پوری فیس کی رعایت کے مستحق ہیں اور کون کون سے نصف فیس کی رعایت کے مستحق ہیں۔

(صدر کمیٹی فلاح و بہبود عامہ ربوہ)

شکریہ احباب

مندرجہ ذیل احباب نے دوسرے مستحقین کے نام خطبہ نمبر اور روزانہ پرچے جاری کرنے میں اعانت فرمائی ہے۔ احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے آمین (مینیجر الفضل ربوہ)

۱۔ محترمہ اقبال قائم اہلیہ مکرم خان بشیر احمد خان صاحب سمن آباد لاہور	۱۰۵/- روپے
۲۔ مکرم میر مبشر احمد صاحب طاہر آف پسرور دار العلوم غربی ربوہ	۱۷۵/- "
۳۔ مکرم محمد لئیق صاحب دار الرحمت غربی ربوہ	۱۰/- "
۴۔ " ڈاکٹر عبد القدوس صاحب صدر جماعت احمدیہ نواب شاہ	۱۲۵/- "
۵۔ آمنہ طاہرہ بنت مکرم سلطان احمد صاحب طاہر کراچی و امۃ الحفیظ شوکت صاحبہ اہلیہ " " " "	۱۷۵/- "

درخواست دعا و شکریہ احباب

چوہدری منیر نواز صاحب چیئرمین شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ بند روڈ لاہور کا اپنڈکس اور ہرنیا کا اپریشن لاہور میں ہوا تھا۔ اب بفضلِ خدا وہ ہسپتال سے فارغ ہو کر گھر آ چکے ہیں۔ اور وہ تمام احباب جنہوں نے ان کی عیادت خود تشریف لا کر کی یا بذریعہ فون مزاج پرسی کی اور دعائیں کی ہیں۔ ان سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ابھی ڈاکٹری ہدایت کے مطابق مزید چند روز گھر پر ہی آرام کرنا ہوگا۔ احباب دعاؤں میں بدستور یاد رکھیں۔

(ملک سعادت احمد شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ بند روڈ لاہور)

شرائط ٹکٹ سٹیج جلسہ گاہ۔ برائے لجنات بیرون از پاکستان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ کی ارسال کردہ تجاویز بابت ٹکٹ سٹیج جلسہ سالانہ کے بارہ میں منظور فرمایا ہے کہ مندرجہ ذیل خواتین کو ٹکٹ کا مستحق قرار دیا جائے۔ بشرطیکہ وہ صحیح اسلامی پردہ کی پابند ہو۔ جماعت کو ان کے خلاف کوئی شکایت نہ ہو۔ اور جماعتی کاموں میں حصہ لیتی ہوں۔ اور یہ بنیادی شرط سب پر لگے گی۔

ا۔ خواتین خاندان حضرت مسیح موعود الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پوتیوں، نواسیوں، پوتوں، نواسوں کی بیویاں بشرطیکہ وہ ان شرائط پر پوری اترتی ہوں۔ اس سے اگلی نسل میں سے جو سلسلہ کا کام کرتی ہوں۔ ورنہ کرسیوں کا۔

ب:۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح کی بیگم صاحبہ۔ دختران اور بہوئیں۔

ج:۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی بیگم صاحبہ و دختران۔

د:۔ ناظران صدر انجمن احمدیہ، وکلاء تحریک جدید و ناظم صاحب وقف جدید کی بیگمات۔

ر:۔ صحابیات۔

ح:۔ امرائے اضلاع کی بیگمات۔

س:۔ ضلعی لجنات کی صدریں۔

ش:۔ مستعد لجنات کی صدریں۔

ف:۔ لجنات کی ایسی پرانی کارکنات جنہوں نے سالہا سال خدمات سرانجام دیں اب ضعیفی کی وجہ سے نہیں کر رہی ہیں۔

ث:۔ غیر ملکی لجنات کی عہدہ داران۔

ن:۔ سیکرٹریان مجلس عاملہ مرکزیہ و مجلس عاملہ ربوہ۔

تمام صدر صاحبات سے گذارش ہے کہ وہ ان شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے ٹکٹ سٹیج کے لئے فہرست بھجوائیں اور اس پر ہر عورت کے بارہ میں امیر صاحب ضلع کی تصدیق ہو۔ بیرون ممالک سے آنے والی فہرستوں پر مشنری انچارج صاحب کی تصدیق کا ہونا ضروری ہے کہ جماعت کو ان خواتین سے کسی قسم کی کوئی شکایت نہیں اور وہ صحیح اسلامی پردہ کی پابند ہیں۔

یہ بات خاص طور پر ذہن میں رکھیں کہ کسی کو عین وقت پر ٹکٹ نہیں دیا جائے گا۔ ایسی فہرستیں دس دسمبر تک مرکزی دفتر لجنہ کو پہنچ جانی چاہئیں۔ تا ناظر صاحب اصلاح و ارشاد سے ٹکٹ بنوائے جا سکیں۔

(صدر لجنہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

جو دوست الفضل کی رقوم بینک ڈرافٹ کے ذریعہ بھجواتے ہیں وہ ازراہِ کرم اپنا ڈرافٹ نیشنل بینک آف پاکستان ربوہ کے ذریعہ بھجوایا کریں۔ اس طرح فریقین کو سہولت رہے گی۔ چونکہ دوسرے بینکوں کے نام بھجوائے ہوئے ڈرافٹ بروقت وصول نہیں ہوتے اور اس لئے تعمیل میں تاخیر ہو جاتی ہے۔

نیز جو دوست چیک کے ذریعہ رقوم بھجواتے ہیں وہ اصل رقم سے پانچ روپے زائد بھجوایا کریں کیونکہ ہر چیک پر پانچ روپے بینک کمیشن کاٹ لیتا ہے۔ اور دفتر میں پانچ روپیہ کم وصول ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک خریدار ۱۲۵/- (ایک سو پچیس) روپے بذریعہ چیک چندہ بھجواتا ہے مگر ہمیں عملاً ایک سو بیس ۱۲۰/- روپے وصول ہوتے ہیں اور یہی رقم اس کے حساب میں جمع ہوتی ہے۔

مینیجر "الفضل" ربوہ

امراء کرام / صدر صاحبان بنئے بر سر روزگار احباب کو صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی بابرکت سکیم میں شامل فرمادیں

(وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کے والدِ محترم بابو محمد بخش صاحب انتقال فرما گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید۔ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور افسر جلسہ سالانہ کے والدِ محترم بابو محمد بخش صاحب دارالنصر شرقی ربوہ مورخہ ۱۲ر نومبر رات پونے آٹھ بجے ۹۵ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اگلے روز مورخہ ۱۳ر نومبر کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی نے دعا کروائی جنازہ و تدفین کے موقع پر اہل ربوہ کی کثیر تعداد جس میں صدر انجمن احمدیہ کے ناظران، تحریک جدید کے وکلاء اور دیگر خادمانِ سلسلہ شامل تھے۔ نے شرکت کی۔

محترم بابو محمد بخش صاحب ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۲۹ء میں ایک خواب کی بناء پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ نہایت متقی پرہیزگار۔ صاحب رؤیا و کشوف بزرگ تھے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ نہایت غیور داعی الی اللہ تھے۔ لمبا عرصہ سرگودھا میں سیکرٹری مال رہے۔

مرحوم نے اپنی یادگار چار صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں چھوڑی ہیں۔ صاحبزادوں میں بڑے محترم چوہدری عبدالغنی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دستگیر سوسائٹی۔ کراچی۔ ان کے بعد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب۔ ان کے بعد محترم چوہدری سعید اللہ صاحب میرین انجینئر کراچی اور مکرم عبدالباسط صاحب انگلستان شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ محترم بابو محمد بخش صاحب کو اپنے فضل سے درجاتِ قرب میں بڑھاتا رہے اور آپ کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین!

ہمارا نصب العین

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"کسی احمدی کو یہ نہیں دیکھنا چاہیئے کہ سکھ پہنچانے کے لیے کسی احمدی کی تلاش کی جائے بلکہ اسے یہ دیکھنا چاہیئے کہ اُسے سکھ پہنچانے کے لیے کسی انسان یا کسی حیوان یا کسی حس رکھنے والی مخلوق کی ضرورت ہے دنیا سے دکھ کو دُور کرنا اس کا نصب العین ہونا چاہیئے اگر اس نے خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا ہے تو اُسے یہ طریق اختیار کرنا پڑے گا کیونکہ اگر وہ دنیا میں دُکھ پیدا کرنے کا موجب بنے گا تو خدا تعالیٰ کی رحمت اور اُس کے پیار سے اور اس کی محبت سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔"

(الفضل ۵ر اپریل ۱۹۷۵ء)

اعلانِ نکاح

میرے بھتیجے عزیزم نعیم احمد سلمہ اللہ تعالیٰ ابن مکرم شریف احمد بھٹی صاحب میسرز ندیم کنسٹرکٹر اینڈ پراپرٹی ڈیلر ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ کا نکاح مورخہ ۲۸/۱۰/۸۳ بروز جمعرات ہمراہ عزیزی قیصرہ سلطانہ صاحبہ سلمہا بنت محترم چوہدری عبدالغنی صاحب محلہ اراضی یعقوب نزد مسجد احمدیہ سیالکوٹ شہر مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر محترم ڈاکٹر ضیاء الدین امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر نے مسجد احمدیہ سیالکوٹ شہر میں پڑھایا بعد میں اجتماعی دعا کروائی۔

عزیزم نعیم احمد محترم حضرت حکیم روشن دین صاحب رضی اللہ عنہ کا پوتا ہے۔ احباب جماعت نیز افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے باعث رحمت و برکت ہو۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(ڈاکٹر بشیر احمد بھٹی ابن مکرم حضرت حکیم روشن دین صاحب ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ)

سولجرز ریسٹ ہاؤس جھنگ

دفتر سیکرٹری ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈ جھنگ (نزد تحصیل آفس) کے احاطہ میں سولجرز ریسٹ ہاؤس تعمیر ہو چکا ہے جس میں تمام ضروریات مہیا ہیں۔ آرمڈ سروسز سے تعلق رکھنے والے احباب جو نجی یا محکمانہ ضرورت سے جھنگ تشریف لائیں اور انہیں یہاں رات گذارنی پڑے تو ہوٹل یا سرائے کی بجائے وہ اپنے ریسٹ ہاؤس میں قیام فرمایا کریں۔ انتظامیہ ان کی خدمت کرنے میں خوشی محسوس کرے گی۔ ایک یوم کے قیام کیلئے صرف دو روپے ادا کرنے پڑیں گے

(محمد امیر۔ سیکرٹری ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈ جھنگ)

دواخانہ حکیم نظام جان

کی یہ شاخ اقصیٰ چوک ربوہ میں آپکی خدمت میں مصروف ہے

فوری ضرورت

مندرجہ ذیل شعبوں کیلئے میٹرک پاس نوجوانوں کی فوری ضرورت ہے جو اردو انگریزی خوشخط لکھ سکیں۔
تنخواہ حسبِ قابلیت دی جائے گی۔
اپنے صدر یا امیر صاحب کی تصدیق کیساتھ فوری ملیں۔
کلرک۔ ڈسپنسر۔ سیلز ایجنٹس۔ سیلز آفیسرز
مینجر کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۶/۶

عنقریب عظیم الشان افتتاح

کڈنی سٹون کورس (40 روزہ) 150/-

Kidney Stone Course

گردہ مثانہ کی جملہ ادویات کا لٹریچر و نرخنامہ فری

یورالوجی کیور سنٹرز

لاہور: کیور ٹیو سٹورز اینڈ ڈپلے سنٹر اچھرہ شاپنگ سنٹر
لاہور: مینٹر میڈیکوز، چوک میو ہسپتال
لاہور: بزی بی کیمسٹ کمرشل بلڈنگ مال روڈ چوک انارکلی
لاہور: خان برادرز میڈیکل اینڈ جنرل سٹورز نزد نہر چوک مغلپورہ
لاہور: افضل میڈیکل سٹور، ملتان روڈ چوک یتیم خانہ
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
ملتان: الطاف میڈیکل ہال صدر بازار۔
سرگودھا: العزیز میڈیکوز چوک سبزی منڈی

ہر ضلع میں یورالوجی کیور سنٹر بننے کیلئے باحیثیت پارٹیاں رجوع فرمائیں

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ فون 606-607